سوال

(231) متعین مدت تک ادھار کے بعد فروخت کار کا رقم زیادہ لینا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک اور صورت جو بازار میں رائج ہے کہ ایک آدمی ایک ماہ کے ادھار پر مال لیتا ہے، پھر معینہ مدت میں ادائیگی نہیں کر سکتا تو فروخت کار تقاضا کرتا ہے کہ جتنی رقم اس کے ذمے بنتی ہے نئی متوقع مدت کے مطابق اتنی رقم کے مال کا نیا بل بنوالے، پھر یہ بل زائد رقم کا بنایا جاتا ہے، جبکہ حقیقت میں نہ خریدار کوئی مال لیتا ہے اور نہ ہی فروخت کار کوئی مال دیتا ہے جتنی مدت خریدار بڑھالے اتنا نفع فروخت کار بڑھالیتا ہے۔ اس کے متعلق شرعاً کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اگر مجلس عقد میں پہلے سے بھاؤ اور ادا قیمت کی معیاد طے کرلی گئی تھی تو پھر اگر خریدار بروقت رقم مہیا نہ کرسکے تو ازسر نو اضافہ کے ساتھ قیمت کا تعین کرنا جائز نہیں۔ جیسا کہ صورت مسئولہ میں وضاحت کی گئی ہے اگر ایسا کیا گیا تو واضح طور پر سود ہے جس سے شریعت نے منع کیا ہے۔ فروخت کار کو ایسے موقع پر رواداری سے کام لینا چاہیے کہ ادائیگی کی مدت قیمت میں اضافہ کے بغیر بڑھادی جائے۔ حدیث میں اس طرح کے تنگ دست کے ساتھ نرمی اور مزید مہلت دینے پر بہت فضیلت آئی ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ایک شخص کو صرف اس لئے معاف کردیا تھا کہ وہ مفلوک الحال اور تنگ لوگوں کو مزید مہلت دیا کرتا تھا اگر خریدار رقم دیر سے ادا کرنے کا عادی مجرم ہے تو اس کے سدباب کے لئے جرمانہ وغیرہ کیا جاسکتا ہے، لیکن ازسر نو سابقہ رقم بڑھا کر نیا بل بنانا شرعاً حرام ہے۔ ایسا کرنا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے جنگ کرنے کے مترادف ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:2 صفحہ:253